© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

کیا حضرت عُزَیر نبی تھے ؟

(ملک غلام علی صاحب)

سوال: ان دنوں بعض علمائے کرام مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے خلاف توہینِ انبیاء کا الزام بڑے زور شور سے پھیلا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ مولانا کی تفسیر تفہیم القرآن حصہ دوم کی سورۂ توبہ کا ایک حاشیہ ۲۹ پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں حضرت عُزَیر کو کاہن کہا گیا ہے حالانکہ سارے مفسرین انہیں پیغمبر شمار کرتے ہیں۔ اس طرح ان کی نبوت کا انکار بھی ہوتا ہے اور توہین بھی۔ اس حاشیے میں اگرچہ حضرت عُزَیر کو مُجدّد کہا گیا ہے اور یہ بھی لکھا گیا ہے کہ حضرت عُزَیر نے بائیبل کے پُرانے عہد نامے کو مرتب کیا اور شریعت کی تجدید کی، مگر حضرت عُزَیر علیہ السّلام کی نبوت کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے کہ سورۂ بقرہ کے ایک مقام پر بھی جہاں یہ فرمایا گیا ہے کہ ایک نبی کا گزر ایک بستی پر ہُوا جو ویران کھنڈر پڑی تھی تو انہوں نے کہا کہ اس مُردہ بستی کو اللہ پھر کیسے زندہ کرے گا اور اللہ نے ان پر موت وارد کر دی اور وہ سو سال تک مردہ پڑے رہے اور پھر زندہ ہوئے، یہ بھی حضرت عُزَیر ہی تھے مگر مولانا مودودی نے یہاں بھی نہیں لکھا کہ یہ نبی حضرت عزیر علیہ السّلام تھے۔ براہ کرم ان اعتراضات کی حقیقت پوری طرح واضح کی جائے کہ حضرت عُزَیر کا ذکر قرآن یا حدیث میں کس حیثیت سے کہاں کہاں آیا ہے اور وہ نبی تھے یا نہیں ؟

جواب: قرآن مجید کی کسی آیت یا حدیث کی کسی صحیح روایت میں اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت عزیر نبی تھے۔ قرآن مجید میں عُزَیر کا لفظ صرف ایک مقام (سُورۂ توبہ۔ آیت ۳۰) میں آیا ہے۔ اس سے پہلے سُورۂ بقرہ آیت ۲۵۹ میں جس شخص کا ذکر ہے، اس کے متعلق بھی بعض مفسّرین کا بیان ہے کہ یہاں حضرت عزیر ہی مراد ہیں۔ لیکن قرآن مجید میں اس مقام پر نہ کسی نام کی تصریح کی گئی ہے، نہ اس شخص کے نبی ہونے کی صراحت فرمائی گئی ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ یہ ہیں:

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ	یا مثال کے طور پر اس شخص کو دیکھو جس کا گزر ایک بستی پر ہوا۔

کوئی ارشادِ نبوی بھی ایسا موجود نہیں جس سے ثابت ہوتا ہو کہ اس آیت میں کسی نبی کا ذکر ہے اور وہ نبی حضرت عُزیر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مفسرین میں اختلاف ہے کہ یہ شخص کون تھے اور نبی تھے یا نہ تھے چنانچہ تفسیروں میں ان کا نام عُزیر، ارمیا بن حلقیا، خضر، حزقیل وغیرہ مذکور ہے اور بعض نے رجل من بنی اسرائیل (بنی اسرائیل کا کوئی فرد) لکھنے پر اکتفا کیا ہے۔ پھر جن حضرات نے حضرت عزیر نام تحریر کیا ہے ان میں سے بھی بعض نے یہی لکھا ہے کہ یہ یہود کے ایک ذی علم مُصلح تھے، نبی نہ تھے۔ مثلاً علامہ نظام الدین نیساپوری اپنی تفسیر غرائب القرآن و رغائب الفرقان میں سورۂ بقرہ کی اس آیت کے ذیل میں مذکورہ بالا اسماء و اقوال نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

روی عن ابن عباس ان بُختنصّر غزا بنی اسرائیل فسبی منھم الکثیر ومنھم عزیر وکان من علمائھم۔	حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ بُختنصر نے بنی اسرائیل پر حملہ کر کے ان کی بہت بڑی تعداد کو غلام بنا لیا جن میں ایک عزیر تھے جو ان کے علماء میں سے تھے۔

بہرکیف یہاں قرآن مجید نے جن صاحب کی مثال دی ہے، ان کے متعلق یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اللہ کے نبی تھے اور ان کا نام عُزیر تھا۔ اس آیت میں آگے یہ بھی بیان ہے کہ اللہ نے ان پر ایک سو برس تک موت طاری کر دی اور بظاہر یہ امر مستبعد معلوم ہوتا ہے کہ ایک نبی جو فریضۂ نبوت سرانجام دے رہے ہوں، ان پر اتنے طویل عرصے تک ایسی حالت گزرے جو کارِ تبلیغ میں مانع ہو۔ یہی وجہ ہے کہ امام ابنِ جریر سارے نام ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: لاحاجة بنا الی معرفة اسمه (ہمیں ان

© rasailojaraid.com